International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 03, Oct-Dec 2024
pp: 27- 35

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

قربانی: ایک شرعی عبادت، عصر حاضر میں اہمیت اور چیلنجز

Qurbānī: A Sharīʿah-ordained Act of Worship, Its Contemporary Significance, and Challenges

Gul Rukh Irfan
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Women University Mardan
Saba
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Women University Mardan
Zainab Bibi (Corresponding Author)
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Women University Mardan

Abstract

Qurbani, or sacrifice, holds significant importance in Islamic tradition, particularly during the occasion of Eid al Adha. The obligation of Qurbani is contingent upon certain conditions that must be met by an individual. Firstly, the person intending to offer Qurbani must be a sane adult Muslim who is financially capable of performing the act. Financial capability refers to owning wealth above the threshold of Nisab, the minimum amount of wealth one must possess for Zakat, another pillar of Islam, to be obligatory. Additionally, the individual should possess ownership of the animal intended for sacrifice, or have the right to sacrifice on behalf of another person, such as a family member. Furthermore, the animal itself must meet specific criteria. It should be of an eligible species, such as sheep, goat, cow, or camel, and must be free from any physical defects that render it unsuitable for sacrifice. Animals should also be of a certain age, generally past the age of maturity, to ensure their suitability for sacrifice. From a jurisprudential perspective, the obligation of Qurbani serves multiple purposes. It symbolizes obedience to Allah's commands and demonstrates gratitude for His blessings. Additionally, it promotes empathy towards the less fortunate by distributing meat among the needy, thus fostering social cohesion and compassion within the community. This paper explores the conditions under which Qurbani becomes obligatory in Islam and provides a jurisprudential assessment of its implications. And examined the challenges faced in the modern era.

Keywords: Qurbani, Sacrifice Shariah, Jurisprudence, Contemporary challenges, Social and Environmental impacts

CC BY

تمہید:

قربانی کا عمل اسلام میں ایک بلند مقام رکھتا ہے۔ یہ انبیاء کرام کی سنت اور اللہ پاک کا تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی یاد میں دہرائی جاتی ہے۔ کہ جب اللہ پاک نے ان کو اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا کہا۔ تو بلا تامل اس پر عمل پیرا ہونے کے لیئے روانہ ہوئے۔ اور اپنے بیٹے کو منٰی کے میدان میں ذبح کرنے کے لئے لٹا دیا۔ لیکن مقصود فقط آپؑ کا امتحان تھا۔ جس میں کامیاب ہوئے۔ اور پھر حضرت جبرائیلؑ جنت سے ایک مینڈھا لے آئے اور اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ پر ذبح کر دیا گیا۔ اللہ پاک کو یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اس نے آپؐ کے ذریعے سے اس کو شریعت محمدیؐ کا ایک مستقل حکم و عمل قرار دیا۔ اور اس حکم سے روگردانی کرنے والوں پر وعید سنائی کیوں کہ "قربانی" در حقیقت ایمان کی تصدیق کی علامت اور اس کی پہچان کا ذریعہ ہے۔ اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک کامل مومن اپنی جان و مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اور اس کے کسی بھی حکم سے منہ نہیں پھیرتا۔ آپؐ نے نہ صرف اپنے اسکی اہمیت کو اجاگر کیا بلکہ اپنے فعل سے بھی اس کو موکد کرایا۔ اگرچہ قربانی کا عمل ایام الاضاحی میں مقرب ترین عمل ہے لیکن اس کے باوجود اللہ پاک نے نبی ﷺ کے ناتواں امت کو اپنے خصوصی فضل کرم سے نوازا اور اس عمل کو صرف صاحب استطاعت افراد پر لازم اور واجب قرار دیا اور باقی امت کے حق میں اس کو مستحب پسندیدہ ترین اور افضل قرار دیا تاکہ ان کو ترغیب بھی ہو اور ان پر گراں بھی نہ گزرے اور ارشاد فرمایا قربانی کے ایام میں قربانی کرنے سے زیادہ کوئی دوسرا عمل اللہ پاک کو پسندیدہ نہیں۔

1) قربانی کا مفہوم:

قربانی کے لئے عربی میں تَضْحِيَة (مَالِيَة و بَدَنِيَّة) تَضْحِيَّات ، أُضَحِيَّة ،اَضَاحِي ، ذَبِيْعَة ،ذَبَائِحُ ، ضَحِيَّة، ضَحَايَا کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔(1) کوئی شے اللہ رب العزت کی رضاء اور خوشنودی کی لئے اس کی بارگاہ میں پیش کرنا، اور اس کا قُرب کو حاصل کرنے کیلئے اُس کے راستہ میں حرچ کرنے کو قربانی کہتے ہیں۔۔ جو جانور اللہ کا قُرب حاصل کرنے کیلئے دس ذالحجہ کو عید الاضحیٰ کو ربِ کائنات کی درگاہ میں پیش کرتے ہیں۔" خاص عمر کے مخصوص جانور کو اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے مخصوص وقت میں، مخصوص شرائط اور سبب کے ساتھ ذبح کرنے کو "اُضحیہ" کا نام دیا جاتا ہے۔(2)

2) قربانی کی اہمیت قرآن وسنت کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے کے بعد دس سال تک وہاں زندگی گزاری اور ہر سال قربانی کا اہتمام کیا۔ دس ذالحجہ کو قربانی کا مخصوص جانور اللہ رب العزت کا قُرب حاصل کرنے کیلئے اللہ کے راستے میں قربان کرنا۔ جس کا حکم ربِ کائنات نے قرآنِ عظیم میں اپنے محبوب ﷺ کو اور آپ ﷺ کے ذریعے سے ساری اُمت کو فرمایا قرآن مجید کے اندر یہ بات موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ(3)

ترجمہ: اور (قربانی کے) اونٹوں کو ہم نے تمھارے لئے شعائر اللہ میں شامل کیا ہے۔ تمھارے لئے ان میں بھلائی ہے۔ پس کھڑے ہوئے ان پر اللہ کا نام لو۔ اور جب (قربانی کے بعد) ان کی پیٹھیں زمین کے ساتھ لگ جائیں تو تم بھی کھاؤ اور سوال نہ کرنے والوں کو بھی کھلاؤ۔ اور سوال کرنے والوں کو بھی۔ ان جانوروں کو ہم نے اسی طرح تمھارے لئے مسخر کیا تاکہ تم شکر گزار بنو۔

دوسری جگہ فرمایا ہے:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ(4)

ترجمہ: ہر امت کے لئے ہم نے ہم نے قربانی کا ایک طریقہ مقرر کیا ہے۔ تاکہ وہ ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے ان کو عطا کئے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی احادیث مبارکہ میں جابجا قربانی کی اہمیت بیان کی ہے اوراس کی تاکید کی ہے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے : قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ؟ قَالَ: «سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «بِكُلِّ شَعَرَةٍ، حَسَنَةٌ» قَالُوا: فَالصُّوفُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «بِكُلِّ شَعَرَةٍ مِنَ الصُّوفِ، حَسَنَة۔(5)

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: ”تمہارے باپ ابراہیمؑ کی سنت ہیں۔“ انہوں نے کہا: اس میں ہمارے لیے کیا (ثواب) ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے نیکی ہے“۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اور اون؟ فرمایا: ”اون کے بھی ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔

3) قربانی کا مقصد:

قربانی مالی اہم عبادت اور شعائر اسلام میں سے ایک اہم شعائر ہے اسلام سے پہلے مذہبوں میں بھی قربانی کا تصور موجود تھا اور قربانی کو ایک اہم عبادت سمجھا جاتا تھا، لیکن اُس وقت وہ لوگ اپنے خداؤں کے نام پر قربانی کرتے تھے اسلام نے صرف ایک اللہ تعالیٰ کے نام پر قربانی کرنے کا حکم دیا اور اس کو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے خاص کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر قربانی کو مردار اور حرام قرار دیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ- (6)

ترجمہ: تم فرماؤ، بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں،

دوسری جگہ فرمایا ہے: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَر (7) تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْكُمْ (8)

ترجمہ: نہ ان کے گوشت اللہ کے ہاں پہنچتے ہیں نہ خون، مگر اسے تمھارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

ان تمام آیات کا حاصل یہ ہے کہ قربانی کا اصل مقصد تقویٰ، حسنِ نیت اور صدق و اخلاص ہے۔ اور یہ عمل خالص اللہ کی رضا کے لئے سرانجام دیا جاتا ہے۔ یعنی اصل چیز اللہ کے نام پر قربانی کرنا ہے۔ پچھلی امتوں پر بھی قربانی فرض رہی ہے اگر چہ صورتیں مختلف تھی لیکن ان سب کا اصل مقصد ایک ہی تھا۔

4) فقہی نقطۂ نظر: واجب، سنت یا مستحب:

قرآن سے قربانی کی مشروعیت پر تو پوری اُمت کا اتفاق رہا ہے البتہ اس کے واجب یا سنت ہونے میں ائمہ کا اختلاف ہوا ہے ہم ذیل میں ائمہ اربعہ کے مذاہب کو اُن کی معتبر کتابوں سے نقل کرتے ہیں:

1) فقہ حنفی کے مطابق:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں" الا ضحیۃ واجبۃ علیٰ کل حر مسلم مقیم موسر فی یوم الا ضحی عن نفسہٖ وعن ولدہ الصغار " قربانی واجب ہے ہر مسلمان، حُر، مقیم، صاحب نصاب پر قربانی کے دن اپنی طرف سے بھی دے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی۔"(9)

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

"وجوب کا قول امام ابو حنیفہؒ، امام محمدؒ، زفرؒ، اور حسنؒ کا ہے اور امام ابو یوسفؒ سے ایک روایت بھی یہی ہے، اُن دوسری روایت سنت ہونے کی ہے، جس کو جوامع میں ذکر کیا گیا ہے اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے لیکن امام طحاویؒ نے نقل کیا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے اور امام ابو یوسفؒ و محمدؒ کے نزدیک سنت مؤکدہ۔"

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے بارے میں اگرچہ مختلف روایتیں ہیں، لیکن امام ابو حنیفہؒ سے صرف وجوب ہی کی روایت ہے اسی کو اکثر فقہاء احناف نے اختیار کیا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اس لئے قرآن وحدیث کی رُو سے بھی اس کا وجوب ثابت ہے۔

2) فقہ شافعی کے مطابق:

امام شافعی رحمہ اللہ کتاب الاُم میں فرماتے ہیں:

"قربانی سنت ہے اس کے چھوڑنے کو میں پسند نہیں کرتا"۔(10)

حافظ ابنِ حجرؒ فرماتے ہیں:

"قربانی امام شافعیؒ اور جمہور کے نزدیک سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ شافعیہ کی ایک روایت فرض کفایہ ہونے کی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ سے مروی ہے کہ مقیم، اور صاحب نصاب پر واجب ہے۔ یہی ایک روایت ہے امام مالکؒ کی، البتہ انہوں نے مقیم کے ساتھ مقید نہیں کی اور امام

اوزاعی، ربعیہ اور لیث سے بھی اسی طرح (وجوب) منقول ہے اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ قدرت ہوتے ہوئے چھوڑنا مکروہ ہے اور ان سے ایک روایت وجوب کی بھی ہے"۔(11)

3) مالکیہ کا مذہب:

المدونۃ الکبریٰ میں ہے:

"امام مالکؒ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ کوئی قربانی کی قدرت رکھتے ہوئے اسے چھوڑ دے، (یعنی قربانی نہ کرے)"۔(12)

ابنِ رشد مالکیؒ فرماتے ہیں:

"قربانی کا واجب یا سنت ہونا علماء کے درمیان مختلف فیہ ہے، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ یہ سنت مؤکدہ میں سے ہے۔ البتہ امام مالکؒ نے حاجیوں کے لئے منیٰ میں نہ کرنے کی بھی دی ہے اور مام شافعیؒ نے اس میں حاجی اور اور غیر حاجی کا کوئی فرق نہیں کیا۔"(13)

5) دورِ جدید میں قربانی کی اہمیت:

موجودہ دور میں قربانی جیسی عظیم عبادت کی اہمیت کو درج ذیل نکات کے ذریعے واضح کیا جاسکتا ہے:

- **مسلمانوں کی روحانی تربیت:** قربانی جو کہ ایک عظیم عبادت اور فریضہ ہے۔ مسلمانوں کی اخلاقی اور روحانی تربیت کا بے مثال ذریعہ ہے۔

اس کے ذریعے مسلمانوں کی یہ تربیت کرنا مقصود ہے کہ اہلِ ایمان اللہ کی راہ میں جان، مال و اولاد، راحت و آرام کی قربانی دینے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں۔

- **ایثار و قربانی کا درس:** قربانی کے فریضے کی ادائیگی سے مسلمانوں میں یہ شعور اجاگر کرنا ہے کہ ہر عظیم مقصد اور مرتبے کا حصول ایثار کے جذبے کے ساتھ مشروط ہے۔
- **معاشرتی مساوات اور غرباء کی مدد:** قربانی کرنے کے بعد اس کا ایک حصہ غرباء میں تقسیم ہونے کے لئے مختص کیا جاتا ہے۔ اس کی تقسیم سے لوگوں کے درمیان مساوات اور اخوت کی فضاء قائم ہوتی ہیں۔

- **مسلمانوں کے اتحاد اور اجتماعیت کی علامت:** قربانی سے جہاں دوسرے بہت سے اہم فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں اجتماعی قربانی کے ذریعے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کا جذبہ پروان چڑھتا ہے اور ان میں ہر کام مل جل کر سرانجام دینے کی ترغیب ملتی ہے۔

6) عصرِ حاضر میں قربانی کو درپیش چیلنجز:

جدید دور میں قربانی جیسی عظیم فریضے کو مختلف نوعیت کے چیلنجز درپیش ہیں۔ان میں ماحولیاتی، سماجی اقتصادی اور فنی مسائل شامل ہیں۔ان چیلنجز کو سمجھنے سے ہم مؤثر اور بہتر انداز میں قربانی کی ادائیگی کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

1) **معاشی چیلنجز:** بڑھتی ہوئی مہنگائی اور غریب طبقے کی مشکلات

اس وقت دنیا کے بہت سے ممالک کو معاشی بحران کا سامنا ہے۔بے روزگاری، مہنگائی، وسائل کی کمی اور دیگر معاشی مسائل چل رہے ہیں۔انہیں مسائل نے لوگوں کی استطاعت کو متاثر کیا ہے۔بڑھتی ہوئی مہنگائی نے غریب طبقے کی مشکلات میں مزید اضافہ کیا ہے۔بہت سے لوگوں کے لئے قربانی کا خرچہ اٹھانا مشکل ہو گیا ہے۔معاشی بحران سے دوچار ممالک میں یہ مسلہ زیادہ ہے۔

ماحولیاتی اثرات: جانوروں کی کثرت سے قربانی اور ماحولیاتی توازن

جانوروں کی قربانی سے ماحول پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، جیسے بہت زیادہ تعداد میں جانوروں کا ذبح کرنا، زمین پر پانی کی کمی، زمینی آلودگی اور دیگر ماحولیاتی مسائل کا سبب بن سکتا ہے۔قربانی کے دنوں میں ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔علاوہ ازیں دورِ جدید میں جانوروں کے حقوق اور فلاح پر بھی زیادہ زور دیا جاتا ہے۔تو اس حوالے سے بھی کئی سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ کیا ان جانوروں کو صحیح اسلامی اصولوں کے مطابق ذبح کیا جا رہا ہے یا نہیں۔

2) **شہری اور قانونی مسائل:** قربانی کے انتظامات اور صفائی کے مسائل

قربانی کے دنوں میں صفائی کے مسائل خاص طور پر سامنے آتے ہیں کیونکہ جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے مناسب جگہوں کا انتخاب نہیں کیا جاتا۔اکثر لوگ گھروں کے سامنے گلیوں اور سڑک کے کنارے ذبح کرتے ہیں۔ اور پھر صفائی کا خاص انتظام نہیں کیا جاتا۔اسی طرح قربانی سے پہلے جس جگہ جانوروں کو بندھا جاتا ہے۔وہاں پر جگہ جگہ ان کے فضلات اور چارے پڑے ہوتے ہیں۔پھر قربانی کے بعد ان کی آلائشیں جگہ جگہ پڑی نظر آتی ہیں اور صفائی کا منظم انتظام نہیں ہوتا جس کی وجہ سے ماحول پر اثر پڑتا ہے۔

3) قربانی کا شعوری پہلو: رسم اور عبادت کے فرق کو سمجھنا

آج کل بہت سے معاشروں میں قربانی کو ایک رسم یا سماجی حیثیت کا نشان سمجھا جاتا ہے۔اس صورتحال میں لوگ اپنی استطاعت سے بڑھ کر خرچ کرنے لگتے ہیں۔ اسی طرف زیادہ تر لوگ مائل ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے بعد میں پھر مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قربانی کے اصل مقصد اور شرعی اصولوں سے لاعلمی کی وجہ سے لوگ اس فریضے کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کر پا رہے۔اس کی ایک وجہ اسلامی تعلیمات سے دوری بھی ہے۔ مختلف ممالک میں قربانی کی روایات مختلف ہوتی ہیں۔کچھ جگہوں پر معاشرے یا حکومت کی طرف سے دباؤ ہونے کی وجہ سے اس عمل پر پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں جس کی وجہ قربانی کے فریضے کی ادائیگی محدود ہو سکتی ہے۔

7) قربانی کے بارے میں ملحدین کا مؤقف:

قربانی کے بارے میں ملحدین اور سیکولر جماعتوں کی مختلف رائے ہوتی ہیں۔وہ قربانی کے اس مذہبی عمل کو عقلی اور سائنسی نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں۔

ان کی بڑی تعداد قربانی کو ایک غیر ضروری عمل سمجھتی ہے۔ان کے مطابق یہ جانوروں کو تکلیف دینا ہے اور وہ لوگوں کو مذہبی روایات سے زیادہ جانوروں کے حقوق پر سوچنے کی ترغیب دیتے ہیں۔اور قربانی کو ماحولیات پر منفی اثر ڈالنے والا عمل قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک روحانیت یا مذہب کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ان کے مؤقف ہے کہ قربانی انسانوں کی فلاح کے لئے نہیں بلکہ قدیم روایات کو تقویت پہنچانے کے لئے کیا جاتا ہے۔

8) چیلنجز سے نمٹنے کے لئے تجاویز:

مختلف نوعیت کے چیلنجز کے باوجود قربانی اسلامی شریعت کا ایک اہم فریضہ ہے۔اور اس کی بہتر اور درست ادائیگی کے لئے ان چیلنجز سے آگاہی اور ان سے نمٹنے کے لئے منصوبہ بندی اور ایک جامع حکمت عملی اپنائی جا سکتی ہے۔ جس میں حکومت، دینی ادارے، ماہرین اور عوام سب اپنا اپنا اہم کردار ادا کریں۔ ذیل میں ان چیلنجز کے حل کے لئے ممکنہ تجاویز پیش کئے جاتے ہیں:

- معاشی چیلنجز سے نمٹنے کے لئے حکومت اور خیراتی اداروں کو چاہئے کہ کمزور طبقے کو امداد فراہم کرے، سرکاری سطح پر یا مستند جماعتیں قربانی کے لئے لوگوں کو قسطوں کی ادائیگی کی سہولت فراہم کرے تاکہ لوگ با آسانی اس فریضے کو ادا کر سکیں۔

- اجتماعی قربانی کے لئے کمیٹی سسٹم کو رائج کیا جائے۔ جس میں خرچہ کم ہو گا اور زیادہ لوگ مستفید ہونگے۔
- ماحول کو اس کے اثرات سے بچانے کے لئے چاہئے کہ جانوروں کو معیاری طریقوں سے اور کم تعداد میں ذبح کیا جائے ۔اور حکومتی سطح پر اس کی نگرانی کی جائے۔ محکمہ بیت المال سے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے، خصوصاً قربانی کے ان تین دن کے لیے کہ وہ ان آلائشوں کا صفایا کریں۔
- قربانی کے بعد جانوروں کے فضلات کو مؤثر طریقے سے ٹھکانے لگایا جائے۔ماحول دوست ٹیکنالوجی کا استعمال کرکے ان فضلات کو توانائی میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔
- لوگوں کو قربانی کے اصل مقصد اور اس کے شرعی پہلو سے آگاہ کیا جائے۔ کہ وہ محض رسماً یا معاشرتی دباؤ میں آکر قربانی نہ کریں۔
- دینی مدارس اور دیگر تعلیمی اداروں کو چاہئے کہ وہ لوگوں کو قربانی کے صحیح اور معتدل طریقوں سے آگاہ کریں۔ مقامی سطح پر ورکشاپس کا انعقاد کرکے لوگوں کو قربانی کی اہمیت، اس کے شرعی اصول اور جدید دور کے چیلنجز سے نمٹنے کے بارے میں آگاہی دی جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1) http://www.almaany.com
2) (لسان العرب، مادة ضحی 8/30,29) (الھندیۃ، ج5 ، ص 291، دار الفکر، بیروت)
3) القرآن، سورۃ الحج 22:36
4) سورۃ الحج 22:34
5) ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی، سنن ابن ماجہ کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، حدیث: 3127
6) سورۃ الانعام 6:162
7) سورۃ الکوثر 108:2
8) سورۃ الحج 22:34
9) امام ابو حنیفہ، الفقہ الاکبر، محقق محمد زاہد الکوثری، دار لکتب العلمیہ، بیروت، ص: 245
10) محمد بن ادریس الشافعی، الاُم، دار الفکر، بیروت، ج2، ص 221
11) ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، مکتبہ السلفیۃ، مصر، ج10، ص2
12) مالک بن انس، المدونۃ، دار لکتب العلمیہ، بیروت،، ج3، ص70
13) ابن رشد القرطبی، بدایۃ المجتھد ونہایۃ المقتصد، دار الحدیث، قاہرہ، ج:2، ص: 191